رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۰۶

ڈھانور محمدی ڈھابنی رسول — نانک قدرت دیکھ کر خودی گئی سب بھول

یھدی الله لنوره من یشاء

نور

اخبار

تاریخ ترقی

قادیان پندرہ روزہ شائع

سنہ ۱۹۱۱ء

سمیر ایڈیشن

KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

یہ پرچہ ہر مہینے دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ عہ ششماہی عہ داعظین اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی

(۳) اُمرائے عظام سے امتیازی قیمت (صمہ) سالانہ جو کچھ عطا کرین وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار ہذا کی فہرست میں درج ہون گے ۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیون اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا (۲) آریون اور عیسائیون کے حملوں سے اسلام کو بچانا (۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم مین بادا نانک جیکی تعلیم کا پرچار کرنا ۔

ایڈیٹر۔ شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ کمار وڈوان

نمبر ۱ — جلد ۲

آریہ دھرم کا فوٹو

پانچسو روپیہ کی انعامی کتاب

آج کل بعض جوشیلے نوجوان آریہ جس کثرت سے "آریہ دہرم آریہ دہرم" کی پکار مچا کر غیر مذاہب کے منہ آرہے ہین۔ وہ مذہبی طبقہ سے پوشیدہ نہین۔ مگر ان جوشیلے نوجوانون مین پانچ فیصدی بھی آرین کتب اور اصول سے واقف نہین ہوتے ان بیچارون کے حق مین بعینہ یہ مثل صادق آتی ہے۔ کہ "دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ" اس اندہی تقلید کے ازالہ کے لئے ہم نے

"آرین دھرم کا فوٹو"

نامی کتاب لکھی ہے جسمین "ستیارتھ پرکاش" "رگ وید بھومکا وغیرہ وغیرہ آرین کے مستند گرنتھون کے حوالون سے آریہ دہرم کا ہو بہو فوٹو کھینچ کر دکھلایا گیا ہے اور اخیر پر اسلام اور آریہ دہرم کے عقائد کا قطعی منصفانہ مقابلہ اور موازنہ کیا گیا ہے اور اثنائے تحریر مین کہین بھی سخت کلامی سے کام نہین لیا گیا۔ کیون کہ مذہب صلح کے لئے ہے نا جھگڑون کے واسطے یہ کتاب ایسے اصول اور ترتیب سے لکھی گئی ہے کہ ایک پانچوین جماعت کا لڑکا بھی لے کر بیٹھے تو ختم کئے بغیر چین نہ آئے اور آریہ دہرم اور اس کے بانی کا ہو بہو فوٹو اس کی آنکھون کے سامنے کھچ جائے اور پھر اس مین حوالے بھی ایسے زبردست اور مستند کتابون سے دئے گئے ہین۔ کہ اگر کوئی آریہ دوست ایک حوالہ کا بھی رد کردے تو ہم انشاء اللہ تعالے پانچ سو روپیہ سے اس کی جھولی بھرنے کو تیار ہین احباب کو چاہیئے کہ اس مفید کتاب کو خرید کر عام پبلک مین عموماً اور آریہ صاحبان مین خصوصاً کثرت سے مفت تقسیم کرین جس قدر اس کتاب کی زیادہ اشاعت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اسی قدر ارواح کو روحانی فائدہ پہونچیگا۔ ۲۹×۲۲ کے ۱۳۲ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی و چھپائی اعلےٰ ٹائٹل رنگین۔ قیمت صرف ۱۰ اکٹھی خرید کر مفت تقسیم کرنے والون سے خاص رعایت۔ ملنے کا پتہ۔ مینجر اخبار نور۔ قادیان ضلع گورداسپور

جملہ کارہائے والا قیمت و یا انعامی فہرست طلب کرو۔

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور مین چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا۔

آریہ صاحبان کی مہربانی
ایک سکھ کی قلم سے

ایک دہقان کے لڑکے نے اپنی ماں سے سوال کیا کہ اُس کا نام کس طرح مشہور ہو سکتا ہے۔ ماں نے جواب دیا اے بیٹا اگر سچی ناموری کی خواہش ہے تو نیکی کئے جاؤ اس کا اجر آخر عمر مین ناموری اور نیک نامی ہو گا۔" مگر کم ظرف اور جلد خواہ بیٹا اس قدر انتظار کی تکلیف کی برداشت نہین کر سکتا اس لئے وہ دوبارہ بہت جلد ناموری حاصل کرنے کے فوائد دریافت کرتا ہے ماں کے لبون پر مسکراہٹ سی آجاتی ہے اور کہتی ہے کہ بیٹا صبح مسجد کے چوبچہ کے پاس پاخانہ پھر آنا۔ مگر ایسے وقت مین کہ کوئی نہ کوئی ضرور دیکھ لے پھر بہت جلد تمہارا نام ہر ایک فرد بشر کی زبان پر آجائے گا۔

بعینہٖ یہی مثال اس زمانہ مین ہمارے چند ایک آریہ سماجی بھائیون پر صادق آتی ہے۔ وہ بھی ماں کے جلد خواہ بیٹے کی طرح دیا دھرم نیکی کی توفیق نہ رکھتے ہوئے آریہ سماجی سرکل مین اپنا نام روشن کرنے کے لئے اون پوتر بزرگون۔ سچے رہنماؤن۔ لاثانی ریفارمرون پر نکتہ چینی کرنے اور الزام لگانے پر اُتر آئے ہین وہ دل مین سمجھ بیٹھے ہین کہ وہ اتنے ہی مین لہو لگا کر شہیدون مین داخل ہونے کی طرح آریہ سماج کے قومی لیڈر قرار دئے جائین گے۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو اس مین اون بیچارون کا کیا قصور ہے اون کے بانی نے اون کے سامنے بہت اعلےٰ مثال قائم کر دی ہے اور اون کی ری پریزینٹو باڈی (Representative Body) کی روش اون کو اس معاملہ مین جرأت دلا رہی ہے وہ دیکھ رہی ہین کہ اگر آریہ سماج مین عزت ہے تو اون کی جو اپنی ضمیر کا خون کر کے اپنے سوامی کے مشن پر قدم بقدم چل کر تمام مذہبون اور اون کے پوتر بانیون کو بُرا بھلا کہہ دیتے ہین۔ اور اس طرح ناشکرا پن کا اعلیٰ ثبوت پبلک کے سامنے پیش کرتے ہین کوئی آریہ پرتی ندھی سبھا کی امداد کا مستحق ہے۔ تو وہ شخص ہے جو کہ ایک معزز اور شریف خاتون کو بدنام کرنے کے لئے بُرے سے بُرا الزام لگانے مین بھی پس و پیش نہین کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ لالہ دولت رام صاحب نے اپنی کتاب مہان بلی گورو گوبند سنگھ جی کے جیون چرتر مین ہندو قوم کے اسی احسان فراموش فرقہ کو ذیل کے الفاظ مین مخاطب کیا ہے۔

آہا! ہندو قوم تجھ سے بڑا احسان فراموش اور کون ہو سکتا ہے۔ تجھ سا ناشکرا پن اور کس قوم مین ہے سچے بھگت قومی کی قدردانی نہ کرنے کا مادہ تم سے زیادہ کن لوگون مین ہے صادق محب الوطن کی تکلیف رسانی مین تیاری کرنے کا سودا اور کن وحشیون مین ہے وہ گورو گوبند سنگھ جو تمہارے لئے اپنا خانمان اور جان نچھاور کرنے کی طیاری کر رہا تھا جو تم کو ذلت سے اوج پر لے جانے کی دھن مین لگا ہوا تھا۔ اس کے مخالف بہ نظر حسد اور خود غرضی کھڑے ہو رہے ہو۔

آج ہم اپنے مندرجہ بالا دعوے کی تائید مین اس سماجی اخبار کے ایک مضمون سے تھوڑا سا اقتباس ناظرین کے پیش کر کے اس کے سچ یا جھوٹ ہونے کی جانچ کرین گے جس کو "اخبار عام" لاہور نے اپنے ۲۶ نومبر ۱۹۱۰ء کے پرچہ مین ذیل کے الفاظ مین اپنے ناظرین سے انٹروڈیوس کرایا ہے۔

اس موقعہ پر ہم کو افسوس سے ایک ایسے اخبار کا مضمون نقل کرنا پڑتا ہے۔ جو انہین سماجی حضرات کا مشہور اخبار ہے جسکا نام "آریہ مسافر" ہے۔ جو ملکی ناچاقیون کے ناگوار مضامین کے باعث حکام کے نزدیک بھی قابل اعتراض ہونے کی شہرت پا چکا ہے۔ جو اس کی ضمانت کے باعث کچھ ماہ تک حکماً بند تھا لیکن امداد سماجی کے زور سے رقم ضمانت داخل کر کے اب پھر ظہور پذیر ہوا ہے جس کے مالک وہی مسٹر بھوجدت ہین کہ جن کے لیکچر کلکتہ مین بحکم پولیس بند کئے گئے تھے انہی مسٹر بھوجدت صاحب کا اخبار ضمانت کی رقم سرکار مین داخل کر کے اب پھر سماجی طمطراق سے جاری کیا گیا ہے اور اب بجائے مسٹر بھوجدت صاحب کے انہین کے پوت سپوت مسٹر تارا دت صاحب اس اخبار "آریہ مسافر" کے مدبر اور مہتمم قرار دئے گئے ہین۔ اور یہ اخبار "آریہ مسافر" "ہتکاری پریس" آگرہ سے شائع کیا گیا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ اخبار ہذا سے زیارت کا فخر ہم کو نصیب نہین ہے (ہم کو بھی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری بھی اخبار مذکور[1] کے درشنون سے کبھی عزت افزائی نہین ہوئی اس لئے جو کچھ حصہ اس مضمون کا اس رسالہ مین دیا گیا ہے وہ اس اخبار عام سے ہی لیا گیا ہے) لیکن قادیانی اخبار "بدر" مین ہی قومی سماجی اخبار آریہ مسافر کے ایک مضمون کا اقتباس دیا گیا ہے۔"

کاش کہ! "آریہ مسافر" کے نوجوان اور جوشیلے اڈیٹر اس مضمون پر قلم اُٹھانے سے پیشتر ذرا عقل سے کام لیتے اور خیال کر لیتے کہ پوتر گوروؤن پر نکتہ چینی کر کے اور اپنی احسان فراموشی کا بڑا بھاری ثبوت دے کہ جس قوم کا وہ دل دکھانا چاہتے ہین وہ قوم دیدون سے ناآشنا نہین اور نہ ہی آریہ سماج کے بانی کی گندی تعلیم اور اعلےٰ ترین چال چلن اس قوم سے چھپا ہے کیا اچھا ہوتا کہ وہ اپنے باپ کی ہی مثال کو پیش نظر رکھ کر اس سے کچھ سبق حاصل کرتے۔ مگر بیچارے مجبور ہین۔ آخر بیٹے تو انہین بھوجدت کے ہین جن

---

[1] افسوس ہے کہ اس روشنی کے زمانہ مین جبکہ ایک تعلیم یافتہ شخص کا ہاتھ ہر جگہ پہونچ سکتا ہے ہمارے اڈیٹر صاحبان تک بھی اندھیرے مین رہتے ہین اور بجائے کسی اخبار کا پورا پورا حوالہ۔ تاریخ شیوع صفحہ وغیرہ دینے کے نقل در نقل کئے چلے جاتے ہین۔ (اڈیٹر نور)

---

[1] ہمارے خیال مین یہ مضمون آریہ پرتھی ندھی سبھا پنجاب کے ارگن آریہ مسافر جالندھر مین نکلا تھا جسے گورنمنٹ کی طرف سے سرزنش ہو چکی ہے (اڈیٹر نور)

KHILAFAT LIBRARY

سے ناظرین واقف ہو چکے ہین تاہم ایسے جوشیلے نوجوانون کو یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ چاند پر تھوکنے سے اپنا ہی منہ اس کا خمیازہ اٹھاتا اور اگر چمگادڑ کو روز روشن مین بھی آفتاب نظر نہین آتا تو یہ اس کی اپنی آنکھون کا قصور ہے نہ کہ آفتاب کا۔

اب ہم اصل مضمون کی طرف آتے ہیں جوشیلا ایڈیٹر اپنی آنکھون پر تعصب کی پٹی باندھ کر اور اپنی عقل اور سمجھ کو استعفا دے کر لکھتا ہے (گورو ہرگوبند جی نے) قاضی رستم خان کے گھوڑے کی قیمت دبالی جس کی وجہ سے قاضی اور بابے بڈھے کی گالی گلوچ تک نوبت پہونچی۔ یہ بھی ہندوں پر اپکار۔ قاضی کی لڑکی کو لاہور سے امرتسر لے گئے۔ یہ بھی ہندوں پر اپکار۔ بادشاہ کا بازو بنا لیا جسکی وجہ سے لڑائی ہوئی۔ یہ بھی ہندوں پر اپکار ہرگوبند صاحب نے بدھی چند کی معرفت شاہی طویلے مین سے گھوڑے نکلوائے۔ یہ بھی ہندوں پر احسان"۔ تعصب کے سمندر مین غرق ہوا ہوا ایڈیٹر سمجھنے سے قاصر ہے نہیں نہیں سمجھنا تو ہے۔ مگر اپنی فطرت سے مجبور ہو کر ناظرین کو دھوکہ مین ڈالتا ہے کہ کیون گورو صاحب قاضی کی لڑکی کو لاہور سے امرتسر لے گئے۔ آیئے حضرت ہم آپ کو اس کا مطلب سمجھا دین گورو صاحب نے کولان کو جبکہ اس کو صرف اس بنا پر کہ وہ مسلمان نسل سے ہو کر سکھون کی مذہبی کلام کیون پڑھتی ہے قاضی قتل کرنے لگا تھا اپنی پناہ مین لے کر "دوشٹن کے دے نس کنٹھ لاوے ایہہ بردسوامی سندا" کے اصول کو پورا دکھایا۔ اور خالصہ دھرم مین بیرونی اجزاء کے اس جذب کرنے والی طاقت کے موجود ہونے کا مکمل ثبوت دیا جس کے نہ ہونے کی وجہ سے ہندوں قوم دن بدن غرق ہو رہی ہے[1]۔ ہندو قوم کے سامنے مثال قائم کی تاکہ وہ مُردہ قوم بھی اس مثال کی پیروی کرنے کی کوشش کرے۔

KHILAFAT LIBRARY

کولان کو گورو صاحب نے اپنی حفاظت مین لیا جیسا کہ اون کے شایان تھا۔ اور یہ ضروری نہین بلکہ نہایت ضروری تھا بے شک وہ لوگ جن کو اپنی لڑکیان بے عزت ہوتے دیکھ کر جوش نہیں آتا تھا وہ اپنی عورتون اور کو دو روپے پر بکتا دیکھ کر خاموش رہتے تھے ان کو کسی کے پناہ مین آنے کا فخر کیا معلوم۔ اور وہ ان کی قدر اور حفاظت کیا جانین جو اپنے دھرم کو معمولی سی بات پر چھوڑنے کو تیار ہون وہ کسی دھرم کے متلاشی کا بچانا کیا سمجھین اس بات کو کچھ وہی لوگ جانتے ہین جو دل اور دماغ رکھتے ہون اور زندہ ہون۔ ایڈیٹر صاحب ذرا خیال فرماوین کہ کہ دشمن ملک سا ور کر انگریزی جہاز سے بھاگ کر فرانس کی سرزمین پر قدم رکھتا ہے مگر شامت اعمال سے دوسرا قدم اٹھانے کی فرصت نہین ملتی اور گرفتار ہو کر انگریزی افسرون کے حوالہ کیا جاتا ہے جہان سے پھر وہ حسب ضابطہ مقدمہ چلائے جانے کے لئے ہندوستان مین لایا جاتا ہے۔ مگر اس کا فرانس کی سرزمین پر قدم رکھ دینا ایک عجیب قسم کا سوال پیدا کر دیتا ہے۔ ہر دو سلطنتون کی طرف سے ایک پنچائت بٹھلائے جانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ جو اس امر کا فیصلہ کرے گی کہ کیا گورنمنٹ انگریزی سا ور کر کو فرانس کی سرزمین پر قدم رکھ چکنے کے بعد گرفتار کر سکتی ہے کتنی حیرانی کی بات ہے کہ ایک بدکردار معمولی بادشاہ کی پناہ مین آنے کا فائدہ تو اٹھا سکے مگر دھرم بچانے کے لئے پناہ مین آئے کو سچا شہنشاہ بچائے۔ تو کہا جاوے کہ اس نے کیون بچایا یا اسی طرح کولان گورو صاحب کی پناہ مین آئی اور اس نے باپ کے بے جا ظلم سے نجات پائی اس کے ثبوت مین مہان بلی گورو گوبند جی کا جیون چرتر ملاحظہ فرمائیے۔

بقول ہندو روایت کے قاضی کی دختر کولان اور بقول مسلمان روایت کے قاضی کی کنیزک ممبوبہ چونکہ گوردھن گوبند سنگھ کی طرف عقیدت رکھتی تھی۔ اور قاضی اس بات سے اس کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ وہ بھاگ کر گورو کی پناہ مین آئی اور گورو نے اپنی پناہ مین لے لیا اور اس کی یاد مین تالاب کو لسر کھدوایا گیا۔

اب ذرا گھوڑون والے معاملے کو دیکھئے۔ کہ ایک سکھ ترکستان[1] سے دو قیمتی گھوڑے گورو کے نذرانے کے لئے لاتا ہے۔ لیکن صوبہ دار لاہور ان کو جبراً لے کر سلطان ہند کے بھلانے سے اپنے طویلے مین داخل کر لیتا ہے ایک اپنے قاضی کو لاہور دے دیتا ہے گوردھن گوبند گھوڑے کو قاضی سے دیکھنے یا خریدنے کے لئے منگواتے ہین اور واپس نہین کرتے۔ کچھ عرصہ گذرا تھا کہ دو گھوڑے ایک سکھ شاہی طویلہ سے نکال لایا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہی گھوڑے تھے۔ جو حاکمان اسلام نے ایک سکھ سے جبراً چھین لئے تھے۔

ذرا اس صدیون کے غلامی مین پلے آریہ بیر کی اخلاقی جرأت کو دیکھئے جو اسلامیہ حکومت کے زیر رہنے پر بھی اپنی چیز کے واپس لینے پر چونک پڑتا ہے اس وقت جو ان کے بزرگون کی حالت ہو گی اس کا اندازہ لگا لیجئے۔

مندرجہ بالا اقتباس سے صرف نہ کولان کا گورو صاحب کی پناہ مین آنے کا واقعہ ہی واضح نہین ہو جاتا بلکہ گورو صاحب کے قاضی رستم خان کے گھوڑے کی قیمت دبا لینے والے معاملے پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ نیز یہ بھی اخیر کی سطرون سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ جو گھوڑے گورو صاحب نے بدھی چند کی معرفت شاہی طویلہ سے نکلوائے وہ گھوڑے گورو صاحب کی نذر کے لئے لائے گئے تھے۔ مگر مسلمان حکام نے جبراً چھین لئے تھے۔ جن بات کو گورو ہرگوبند صاحب جو کسی جابر بادشاہ کی بے جا خواہشون کے سامنے دب نہین سکتے تھے۔ جو سکھون کو یہ دکھانا چاہتے تھے کہ کس طرح ایک گوشہ نشین فقیر

---

[1] اس بات کا تواریخی ثبوت نہین (اڈیٹر نور) [2] جس طاقت کے پیدا کرنے کے لئے آریہ پرودھیکر اپنی قوم کو لوگون کی تواریخین سنا کر آج دل خوش کر رہے ہیں۔

[1] سکھون کے ترکستان جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ مین سکھون مین مسلمانون سے چھوت نہ تھی [2] اگر یہ بات تھی تو یہ گورو صاحب جیسے بزرگ کی شان سے بعید ہے کہ وہ نہون نے دیکھنے یا خریدنے کے لئے منگوائے تھے۔ (اڈیٹر نور)

ایک ظالم شاہنشاہ کو نیچا دکھا سکتا ہے جو سکھوں کو یہ سکھانا چاہتے تھے کہ وہ کبھی بھی کسی دنیاوی طاقت سے ڈر کر اپنے حقوق سے دست بردار نہ ہوں جو سکھوں کو سنڈھوں کو سینگ پکڑ کر زور آزمائی کرانیوالے بہادر بنانا چاہتے تھے بلکہ اپنی زندگی ملک اور قوم پر نچھاور کر دینے والے بیر بنانا چاہتے تھے۔ جو سکھوں کو سیلف ریسپیکٹ (Self Respect) کا سبق سکھانا چاہتے تھے۔ ..... جو بتلانا چاہتے تھے کہ اگر کوئی ظالم ان کی چیز جبر سے لیوے تو جان تک کی پروانہ کر کے اس کے ظلم کا مزا چکھا دین برداشت نہین کر سکتے تھے اس لئے اونہون نے گھوڑے نکلوا لئے۔ بادشاہ نے غضبناک ہو کر فوج بھیجی۔ مگر نتیجہ وہی کچھ ہوا۔ جو آپ کو معلوم ہے کہ شاہی فوج نے سخت نقصان اٹھا کر بھاگ کر جان بچائی۔ یہ اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ سکھون مین نہ صرف اپنی ہی عزت کا خیال گھر کر گیا بلکہ ان سے تمام مظلومون کے بچاؤ کے لئے وہ وہ کارنامے ظہور مین آئے کہ جس کی نظیر آج صفحہ ہستی کی تاریخوں میں ملنی مشکل ہے۔ مثال کے طور پر ہم ارجن لاہور مطبوعہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۰ء سے جو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ آپ کی سوسائٹی کے سرگرم ممبر مہاشے دھرم پال کی ایڈیٹری سے شائع ہوتا ہے ضلع ہزارہ سے التماس مین کئی واقعات ایسے بیان کئے گئے ہین جو آریہ جاتی کے ہر ایک منش کو کمبا دینے والے ہین۔ فتکیاری[1] کے قلعہ پر مسلمانون کا دھاوا ہوتا ہے۔ نزدیک کے تمام گاؤن کے ہندو اپنے اپنے اہل وعیال کے ساتھ فتکیاری کے قلعے مین آ چھپتے ہیں قلعے کے باہر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرنیوالے مسلمان نرم دل ہندؤن کو ڈرا رہے تھے۔ اتنے مین کچھ ہندؤں نے ہری پور جا کر ہری سنگھ کی شرن لی مسلمان فتکیاری کے قلعے پر فتح پاتے ہین .....

جب ہری سنگھ نلواہ کو اس بات کی خبر ملتی ہے۔ تو وہ موقع پر پہونچتا ہے اور ہندؤں کی نہایت ہی دردناک حالت کو دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو بہاتا ہے فوراً فوج جمع کر کے وہ اون مسلمانون پر حملہ کر دیتا ہے کالا پہاڑ پر ایک خوفناک لڑائی ہوتی ہے مسلمانوں کو شکست ملتی ہے۔ ..... آریہ مہاشے جی اگر شرم کے مارے ڈوب نہیں مرے تو اپنے لیڈر کی تحریر کو دوبارہ پڑھنا۔ [1]

اس سے آگے سوامی دیانند کا سچا پیرو اور آریہ سماج کے مفرد پرچہ کا ایڈیٹر اپنے بیہودہ جوش کو لگام دینے والی طاقت سے محروم ہو کر یوں دُر افشانی کرتا ہے۔

"گوبند سنگھ صاحب نے جو جو کشت وخون کروائے وہ بھی ہندؤں پر اُپکار۔ گوبند سنگھ صاحب نے دان آشرم کی مریادا کو نشٹ کر کے اورنگ زیب کی طرح ہندؤں کے گلے سے جگیو پویت اُتروائے یہ بھی ہندؤں پر اُپکار۔ گوبند سنگھ صاحب کے چیلوں نے مار دھاڑ کر کے دیس کا ستیاناس کیا یہ بھی ہندؤں پر اُپکار۔ اس خالصہ قوم اور اس کے بزرگوں نے سہائتا کی یا ہندو دھرم کی رکھشا کی۔ ہم بڑے زور سے کہنے اور ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ خالصہ کا جنم کسی دھارمک اُپکار یا ملکی بھلائی یا ہندؤں پر احسان کے لئے نہین ہوا بلکہ اپنے باپ کا بدلہ لینے اور راج پاٹ کی ہوس۔ تاریخوں سے ثابت ہے اور اتہاس ساکشی دے رہے ہیں کہ اگر تیغ بہادر صاحب نہ مارے جاتے تو گوبند سنگھ صاحب اس تکل مین آپ کے سامنے نہ آتے۔ تیغ بہادر صاحب نے پران دئے صرف اس لئے کہ مسلمان کے راج مین آفت مچانا چاہتے تھے۔

ناظرین! ہم مجبور ہیں کہ اس بدزبان اور بے لگام ایڈیٹر کے بکواس کو آپ کے پیش نظر کریں اور ساتھ ہی حیران ہین کہ اس بکواس کا کیا جواب دین۔ جو انسان جان بوجھ کر اندھا بننے کی کوشش کرے اس کا کیا علاج۔ سوتے کو تو کوئی جگائے مگر جاگتے کو کوئی کس طرح جگائے۔ حضرت اڈیٹر صاحب جو کچھ آپ کہنے اور ثابت کرنے کو تیار ہین وہ آپ کے منہ سے نکل تو پڑا۔ مگر افسوس کہ آپ نے کوئی ثبوت نہ پیش کیا گیا یہ ثبوت کسی آخری وقت کے لئے رکھ چھوڑے ہیں؟ کاش کہ! آپ ان تاریخوں سے جن سے یہ ثابت ہے اور ان اتہاسون سے جو ساکشی دے رہے ہیں آپ کوئی حوالہ پیش کرتے۔ اے محسن کش کیا آپ کو معلوم نہین کہ گورو تیغ بہادر صاحب کیون مارے گئے اگر واقعی آپ بے خبر ہین تو شہید گنج[1] مصنفہ لالہ ملک راج بھالہ ملاحظہ کرین۔ اور اگر آپ اپنا دل تعصب کے ہاتھ بالکل فروخت نہین کر چکے ہین۔ تو اپنی اس بے وقوفی پر پشیمان ہو دین۔

سفر سے واپس آ کر اونہون نے ایک مقام ستلج کے کنارے پسند کر کے آباد کیا جس کا نام انند پور رکھا اس جگہ امرت سر سے بدل کر انہون نے اپنی رہائش قائم کی اس جگہ ایک دن جب کہ ساری سنگت جمع تھی پانچ سات شخصون۔ نے اٹھ کر اور ہاتھ باندھ کر ان سے عرض کی کہ مہاراج ہندؤں پر سخت تشدد ہو رہا ہے ایسے ایسے ظلم ہو رہے ہین جو دیکھنے مین تو کیا سننے مین بھی نہین آئے تھے۔ بادشاہ جس کا دھرم ساری رعایا کو ایک آنکھ سے دیکھنا ہے۔ پکشپاتی ہو رہا ہے۔ کمینہ سے کمینہ اور پاپی سے پاپی مسلمان بھی اس کی نظر مین بھلے سے بھلے ہندؤں کی نسبت اچھا ہے اور اس لئے مسلمان چاہے۔ کتنی زیادتیان کرین ان کے مخالف دادرس نہین ہو سکتی۔ سادھو اور برہمن دکھت ہو رہے ہین اور گائین جگہ جگہ ماری جاتی ہین اس سے آپ سے بڑا مہاتما اور اُپکاری ہمین کوئی نظر

---

[1] دھرم پال نے اپنی جبلی لن ترانی سے یہ واقعات بالکل غلط اور کسی غیر معتبر متعصب مؤرخ سے لیکر لکھے ہین (اڈیٹر نور)

[1] افسوس کہ خالصہ جی نے بازو بلند کے معاملہ پر روشنی نہ ڈالی تاکہ آریون کا یہ اعتراض بھی دور ہو جاتا (اڈیٹر نور)

[1] یہ کتاب بھی بڑے متعصبانہ پیرائے مین سکھون کو آریون کا ہمدرد بنانے کے لئے لکھی گئی ہے نہ کہ اس کا مطلب اصل ..... (اڈیٹر نور)

نہین پڑتا۔ پس آپ ہی کی طرف مدد کے لئے رجوع ہوئے ہین آپ کرپا کرین تاکہ یہ پیڑا ہمارے سر سے اُترے

گورو تیغ بہادر جی یہ سُن کر کچھ دیر چُپ رہے لیکن اونہون نے ایک دم لیا کہ اب وہ وقت آرہا ہے جب کہ بلی دان دینے کی ضرورت پڑے گی اور جبکہ وہ مفید بھی ہو سکے گا۔ دل ہی دل مین انہون نے بچار کی۔ کہ جو قربانی اب دینے کی ضرورت ہے وہ کسی درخت کا پھل یا کسی کا سر نہین بلکہ وہ اپنے آپ کی قربانی ہے جس کے سوائے اور کوئی علاج نہین جس سے یہ تعصب اور ظلم کی بلا ٹل سکے لیکن ابھی تک ان لفظون کے سوا اور کچھ نہ کہا کہ کرتار کے بھگتو! کہ مین دکھ شوک اور آپنی ہوا ہی کرتے ہیں۔ پر نتو جب وہ ایک دیس مین اپنی فریاد اسے پڑ جاتے ہیں۔ تو واہ گورو آپ ہی اس کا اوہائے پیدا کر دیتے ہیں ہان پرم پرا سے اس آریہ بھومی سجنون کی یہ ریت رہی ہے۔ کہ جب کبھی پاپ اور اُپد بہت پھیل جاتا تو کوئی پیاری دستو بلی دان دیتے ہیں اب اس مین سندیہ نہین کہ گھور پاپ جگت مین عموماً اور سماج کل مین خصوصاً

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

نوٹ۔ نکات۔ رائیں

بدنام کنندہ نیکو نامے چند

باوجود ہم سکھ صاحبان سے اختلاف رائے رکھتے ہوئے بھی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ سکھ صاحبان میں تحمل اور بردباری پائی جاتی ہے جو ایک بہادر قوم کا زیور ہے۔ مگر ہم یہ دیکھ کر سخت حیران ہوئے کہ بدقسمتی سے سکھون مین بھی بعض ایسے اوچھے اور چھچھورے پن کے آدمی پیدا ہو گئے ہین جن کی چڑچڑاہٹ اور اوچھاپن آریون کو بھی مات کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر ہم آج خالصہ سبوک" کے نامہ نگار کی چند سطریں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جنھون نے اپنی دور افشانی سے آریہ صاحبان کو بھی مات کر دیا ہے آپ فرماتے ہین۔ مسلمانان دا اللہ میان تخت پر بیٹھ کے آرام کردا اے۔ اے اللہ ہے یا کمہار۔ واہ جی واہ۔ گپ دی ماری جاوے تان چنگی وزن دار۔ جس کو پڑھ سنکر بچے بھی بول اُٹھیں کہ قرآنی خدا پورا گپی ہے" افسوس یہ کلمات جس قدر افسوس دانک ہین اسی قدر پایۂ تہذیب سے بھی گرے ہوئے ہین۔ آہ کیا مذہب یہی سکھلاتا ہے۔ کہ دوسرے بھائیون والی زبان استعمال کر کے لوگون کے مذاق کو بگاڑیں۔ ہم معزز خالصہ سبوک کے اڈیٹر کی توجہ اس بہانڈ پنے کے مضمون کی طرف مبذول کروانے ہین کہ وہ از راہ نوازش ایسے پایہ تہذیب سے گرے ہوئے مضمون کو اپنے کالمون مین جگہ دے کر اپنے اخبار کی وقعت کو نہ گھٹائین۔

اگر یہ اوچھا نامہ نگار جب جی صاحب کی پوڑی سی دھشتم پر غور کرتا کہ یہان اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ سے اعلیٰ سے صفات کو سنار۔ لوہار۔ ٹھٹھیار اور کمہار سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اگر ان صفات کو مدنظر رکھ کر کوئی عقل کا اندھا یہ سمجھ لیوے کہ واہ جی واہ سکھون کا گورو مہاراج تو سنار۔ لوہار۔ ٹھٹھیار ہے تو یہ بات اس کی کوڑ مغزی اور بے وقوفی پر دلالت کرے گی۔ کہ وہ ایسا اجڈ اور اجہل ہے جو تلازمہ اور استعارہ کے اعلےٰ صفات کو نہیں سمجھ سکتا اس سے اس مذہب کی پستک (کتاب) یا اس کے کرتا (مصنف) پر کچھ حرف نہین آسکتا۔

آرین مہاشوں کی ایمان داری

ہندوستان" نے لاہانوالی کے "درشن" کا چھ کالم کا مضمون ایک مسلمان مصنف کی کتاب سے نقل کیا ہے مگر کیا مجال کہ اس کتاب یا مصنف مسلمان کا نام تک تو لیا ہو کس قدر افسوس کی بات ہے کہ کسی کی کتاب سے صفحے کے صفحے نقل کئے جاویں اور پھر اس کا نام تک لیا جاوے کیا یہ سرقہ نہین۔ افسوس یہ ان لوگون کا حال ہے جو اپنے اخبار کو ہندو اخبارات کی چوٹی کا اخبار کہتے ہوئے تھکتے نہین مگر ہمارا یہ تعجب بہت ہی جلد دور ہو گیا۔ جبکہ ہم نے اسی اخبار کی دوسری جگہ پر آنریبل مسٹر گوکھلے کے محض ایک بات کے لئے ان کے ہم خیال نہ ہونے کے آنریبل شریمان مسٹر گوکھلے جی کو خالی مسٹر گوکھلے بن گئے۔ افسوس جو حضرات اپنے واجب الاحترام بزرگ یا بھائیون کی شان مین ایسے رکیک الفاظ استعمال کرنے سے نہ چوکین۔ تو پھر اوون کی نسبت گلہ فضول ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

دھرم پال اور جھنگ سیال

جھنگ سیال لکھتا ہے کہ دھرم پال نے اسلام کو چھوڑا تو نو اسلام کے لئے "دیو سماج" کو چھوڑا تو اس پر اگنی اور گولہ پھینکا۔ اب شاید آریہ سماج کو چھوڑنے لگے ہین جو آریہ سماج پر کٹاکش ہو رہی ہے۔ دھرم پال نے آریہ سماج کی جو خدمت کی ہے وہ علمی اور اخلاقی اور روحانی نہین ہے بلکہ مکے کا جواب مکہ اور گالی کا جواب گالی ہے۔ مگر اب یہ مکہ بازی شخصی اور ذاتی معاملات پر صرف کی جا رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ آریہ سماج مین پارٹی فیلنگ زوروں پر ہے اور اس پارٹی فیلنگ کی وجہ سے آریہ سماج کے انٹی ٹیوشنز کی ہستی سخت خطرہ مین ہے۔ پچھلے دنون دھرم پال نے گوروکل کانگڑی پر سخت حملے کئے اور اس کو بیخ و بن سے اکھاڑنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہماشہ دھرم پال نے جس قسم کی دیدہ دلیری اختیار کر رکھی ہے اس کو قابل تعریف نہیں کہا جا سکتا لیکن ہماشہ بھی کرے تو کیا کرے۔ ؎

نیش عقرب از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

خوب! آپ لوگ بھی سُتھرے بھگت کی طرح دوسروں کے گھر مین آگ لگی دیکھ کر ہنسا کرتے تھے۔ اب جو خود اپنے گھر مین لگی ہے تو معلوم ہو گیا۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

ایں گل دیگر شگفت

چون کہ آجکل آریہ صاحبان میں باہمی بم بچ مچ رہی ہے اور ایسی نازک حالت مین رسوامی دیانند نے ازراہ نوازش اپنے لائق شش (چیلے) لالہ دہرم پال کو کہلا بھیجا ہے کہ اب میں دوبارہ پہر آیا چاہتا ہوں ہمارے آتے ساری یہ اودھم فرو ہوکر سلامتی اور صلح کا پھریرہ ہلیگا۔ چنانچہ اس مژدہ کو مہاشہ دہرم پال جی اپنے رسالہ اندر مین بدین الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ "ہم نے سنیاسی مہاتماؤں کو کہتے سنا ہے۔ کہ رشی دیانند نے اپنے وچن انوسار شریر دھارن کر لیا ہے اور وہ کشمیر مین اتپن ہوئے ہین اور اس وقت ہمالیہ کے دامن میں ایک سنسان جنگل مین وہ ایک مہایوگی کیشورانند سنیاسی کے پاس پہلے کی طرح برہمچرج برت پالن کرنے اور ویدون کے پٹھن پاٹھ مین لگے ہوئے ہین اور یہ بھی بتایا جاتا ہے۔ کہ وہ اس وقت دو وید پاٹھ کر چکے ہیں۔ یدی یہ سنگل سماچار سچا ہے۔ تو ہمیں اس دن کی بڑے اتساہ سے انتظاری کرنی چاہیئے۔ جبکہ رشی دیانند کا دوبارہ ظہور ہوگا" سنیاسی مہاتماؤں کو ہم نے یہ کہتے سنا ہے کہ وہ رشی دیانند کے درشن بھی کر آئے ہیں۔ پر نتو چونکہ یہ بہید ہے کہ یدی ان کا پتہ ابھی سے پرگٹ ہوگیا تو دوست دوشمن ان کے گرد جمع ہو جائین گے۔ اس لئے ان کے ویدادھین مین بگھن پڑے گا اس لئے ان کا پتہ گپت ہی رکھا جاتا ہے اور یہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ۱۷ یا ۱۸ سال کے لگ بھگ ہے"۔ اگر درحقیقت یہ سچی بات ہے۔ تو اس صورت میں سوامی جی صرف دس سال تک کنیا خانہ مین رہے۔ کیوں کہ اکتوبر ۱۸۸۳ء کو سوامی جی راہ عالم بقا ہوئے تھے اور اب ۱۹۱۱ء ہے۔ افسوس! جب رشی اور مہارشی کے لئے صرف دس سال کی کنیا ہے۔ تو بیچارے عام لوگون کا کیا ٹھکانہ آگے تو سوامی جی نے منوسمرتی اور بھاگوت وغیرہ شلوکون کی گردن کو بے طرح مروڑا تھا۔ اب دیکھئے کس کن گرنتھون پر ہاتھ صاف ہوتا ہے۔ بہرحال ہم اس وقت کے سخت منتظر ہین جبکہ ہم خود سوامی جی کے مکھ سے نیوگ کی فلاسفی سنیں گے۔

آریہ سماج میں دام مارگی

آریہ سماج کے حلقہ میں پنڈت تلسی رام ایک مستند عالم سمجھے گئے ہیں انہوں نے بہت غور و خوض کے بعد مہاسبھا پارٹی کے چوٹی کے اشخاص کے لئے دیدپرکاش کے صفحہ ۲۱۵ پر یہ رائے ظاہر کی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اس وقت آریون میں دو دل ہیں پرتھم دل شاستر وکت پرائیشحت کی اپنی مول سے کرملیں کرم کرنے والوں کے ساتھ کہان پان اُچت سدھ کر پھیلا دام مارگ کی بنیاد اتپن کرتا ہے اس دل میں مہاشہ دہرم پال اور منشی رام ادی ہیں۔" گویا اس تحریر کی رو سے مہاشہ دہرم پال اور مہاتما منشی رام وغیرہ بام مارگی ٹھہرے یہ سارا بفکیٹ ایک بڑے وودوان کا ہے۔ افسوس کہ جو مہاشے باہمی ایک دوسرے کو ایسے مکروہ ناموں سے مخاطب کرنے سے نہیں جھجکتے تو دوسروں کو وہ کیا کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ایک مشکل اور اس کا حل

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب نور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے ایک مشکل پیش آئی ہے اُمید ... کہ آپ میری مدد فرمائینگے کیون کہ آپ کے بہت سے ویدک حکماء دوست ہیں میرے گھر کھٹمل بہت زیادہ ہوگئے ہین جہان تک میں نے کوشش کی لیکن ان کی پیدائش نہیں روک سکا۔ اگرچہ ہر طرح صفائی کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن میں غریب آدمی ہوں اس لئے اپنا مکان کوئی نہیں کسی دوست کی مہربانی سے ایک مکان چند روز تک ملا ہوا ہے یہ مکان کچا ہے اس لئے باوجود ہماری صفائی کے اس مکان میں کھٹمل اور جوئیں بہت کثرت سے ہوگئی ہیں پہلے مجھے خیال آیا کہ گرم پانی کرکے جلادون پہر خیال بدل گیا۔ اور رائے یہ ٹھہری کہ چارپائیاں وغیرہ دھوپ میں چھاڑی جاوین لیکن سوال یہ ہے کہ جو کھٹمل چارپائی سے نکلیں وہ کہان جاوین اگر ان کو مار دیا جاوے تو جی ہتیا ہوتی ہے اور اگر نہ مارا جاوے تو ایک سے ہزاروں پیدا ہوتے ہیں اس کا علاج کیا ہو۔ مین نے بہتیرا سوچا ہو سوائے اس کے کوئی عمدہ تدبیر نظر نہین آتی کہ ان کو فنا کر دیا جاوے۔ مگر پھر یہ ڈر ہے کہ کہین کوئی بزرگ کھٹمل کی جون مین نہ ہو۔ کیوں کہ رشی منیوں تک سے بھی آخر گناہ صادر ہوئے ہیں اور ایک ایک گناہ کے بدلے کئی کئی جونیں بھگتنی پڑتی ہین۔ اس لئے مجھے اور بھی زیادہ ڈر آتا ہے کہ ان کھٹملوں وغیرہ کو کیا کروں۔ اگر تناسخ کو سچا مانا جاوے تو جیو ہتیا گناہ ٹھہری اور اگر درگذر کرتا ہوں تو ان کا ذخیرہ بڑھ کر بے طرح دق کرتا ہے۔ لہذا آپ کی معرفت ویدک حکماء سے یہ مسئلہ دریافت طلب ہے۔ کہ کیا ان حکماء کا اس مسئلے کے اندر کیا خیال ہے۔ آیا کھٹمل مارے جاوین یا نہ۔ بینوا و توجروا

راقم ہمدرد کھٹملان خاکسار محمد علاؤالدین (بی۔اے)

ایک ہندو دوست اور نور

الحمدللہ کہ نور کی مقبولیت عام مسلمانون سے گذر کر ہندو دوستون پر بھی اپنا اثر دکھلا رہی ہے چنانچہ ایک معزز ہندو دوست جو نور کے پچھلے سال سے خریدار تھے اب میعاد خریداری ختم ہونے پر ان کی خدمت مین لکھا گیا ہے کہ کیا آپ آیندہ سال کے لئے نور کے خریدار رہنا چاہتے ہین یا نہین اور اگر چاہتے ہین تو نور کا وی پی کب وصول کرین گے اس کے جواب مین آپ تحریر فرماتے ہین "آپ کا اخبار نور علی نور ہے"

قابل توجہ سکھ صاحبان

یہ مضمون میرے عزیز بھائی شیخ عبدالرب صاحب نومسلم سابق (شب رام داس) کے ہے آپ وہی صاحب ہیں کہ جس وقت آپ مشرف باسلام ہوئے تھے۔ تو لائل پور کے ہندؤن نے آپ کی مخالفت کیلئے سخت اودھم مچایا تھا اس مضمون کے پڑھنے سے ہمارے ہندو دوستوں پر یہ ظاہر ہو جاوے گا

... نمبر ۱۳ جلد ۲ کی نویں اشاعت مین ہی نور کی قیمت وصول ہو جانی چاہیئے۔ آپ نے ابھی تک نہیں بھیجی۔ خریدار رہنا ہو تو جلد بھیجدیں ورنہ نور بند کر دیا جائیگا۔ خریدار نمبر ۱۳ جلد ۲ کا خریدار رہنا چاہتے ہین یا نہین اس کا جواب بھی ساتھ ہی آنا چاہیئے۔ منیجر

KHILAFAT LIBRARY

کہ شیخ عبدالرب نے کسی دنیاوی خواہش کے لئے اپنے
ابائی مذہب کو ترک نہین کیا بلکہ اس کے ہادی باوا
نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سچی تعلیم اور معرفت کا گیان
ان کی رہبری کا موجب ہوا ہے۔ ایڈیٹر

پیارے دوستو! انسان جب تک اپنے گورو
کے حکم کی پیروی نہین کرتا۔ تب تک وہ ہرگز اپنے گورو
کو راضی اور خوش نہین کر سکتا۔ مثلاً جب تک کہ عیسائی
قوم ایک ہماری ہی طرح آدمی کو جو کہ ہماری طرح
کھاتا پیتا اور ہماری ہی طرح دنیا پہ زندگی بسر کرتا تھا۔
اس کو خدا کا بیٹا مان کر اور اس کی پوجا نہ کرین۔ تب تک
وہ ہرگز عیسائی کہلانے کے مستحق نہین ہوتے اسی
طرح آریہ قوم جب تک کہ سوامی دیانند کی تعلیم مثلاً
..... پر ایمان نہ لاوین خواہ وہ نیوگ کے
رنگ مین ہو اور خواہ وہ روح اور مادہ کو ازلی اور
ابدی قرار دے کر پرمیشر کو ایسا کمزور جانے کہ وہ ایک
روح کو بھی پیدا نہین کر سکتا۔ اور بموجب حکم وید۔ پانی
آگ۔ ہوا۔ سورج۔ دھرتی کی پوجا کرنا اور ۴۸ برس
برہمچاری رہ کر ۴۰ برس کی عمر حاصل کرنا۔ (جو کہ خود
سوامی جی کو بھی نصیب نہ ہوئی) پر عمل نہ کرے تو وہ
ہرگز آریہ نہین کہلا سکتا۔ اسی طرح وہ قوم جو کہ
سناتن دھرم ہے جب تک کہ وہ پتھروں کو جو کہ
نہ بول سکتے ہین اور نہ سن سکتے ہین اور نہ ان مین طاقت
ہے۔ کہ ہم کو کوئی دکھ پہونچا سکین اور نہ سکھ (بلکہ
ہم ان کو جس طرح چاہیں۔ کر سکتے ہیں) ان کی پوجا نہ
کرین۔ تب تک وہ ہرگز سناتن دھرم نہین بن سکتے
اسی طرح وہ قوم جو کہ اپنے گورو کے نقش قدم پر نہین
چلتی وہ ہرگز اپنے گورو کے فیض سے حصہ نہین
لے سکتی۔

ناظرین! اسی طرح سکھ قوم کہنے کو تو کہتی ہے کہ
ہم گورو بابا نانک صاحب کے سکھ ہین لیکن وہ ہرگز باوا
صاحب کے سکھ نہیں ہین کیون کہ باوا صاحب نے کوئی پوتھی نہین
لی۔ کوئی کیس نہین رکھے اور نہ کوئی کڑا پہنا اور نہ اپنا نام
کے ساتھ سنگھ کو بڑھایا مگر بعد مین خالصہ صاحبان نے باوا صاحب کے
طریقہ کو چھوڑ کر کیس رکھ لئے اور کڑے اور پوتھین لے
لین اور اپنے نام کے ساتھ سنگھ کو بڑھایا۔ پھر اسی پر
نہیں بلکہ اور دیکھئے انہون نے کیا کیا باوا صاحب کے
بچنون کی عزت کی ہے۔

خالصہ تواریخ مولفہ بھائی گیان سنگھ جی گیانی کے
صفحہ ۵۵ پہ باوا صاحب کا شعر درج ہے ؎

جمع کر نام دی پنج نماز گذار
باجھون نام خدا دے ہوسین بہت خوار

پانچ وقت کی نماز سے خدا کے نام کا ورد
کرو۔ کیون کہ بغیر خدا کے نام کے انسان کبھی فلاح اور
بہبودی کا روشن چہرہ نہین دیکھ سکتا۔ اب ہم ان
صاحبون سے باادب عرض کرتے ہیں کہ تم نے اپنی
زندگانی مین کیا کچھ کیا۔ کیا باوا صاحب کے ایک بچن پر بھی
عمل کر کے دکھلایا۔ ہرگز نہین اے قوم کیا تو اپنے
گورو کے حکم سے نہین ڈرتی تجھے معلوم نہین کہ تمہارا
گورو تم کو کس طرف بلا رہا ہے اور تم کس طرف جا رہے
ہو اب بھی لوٹ آنے کا وقت ہے لوٹ آؤ۔ اور
دنیا کی کچھ بھی پروا نہ کرو ورنہ من پچھتاوا ہی رہ
جاویگا اور گزرے ہوئے وقت کو بھی ہاتھ مل مل کر
یاد کرو گے۔ ناظرین پھر ملاحظہ فرماوین۔ جنم ساکھی
بھائی بالے والی ۲۲۰-۲۲۲۔

تیہے حرف قرآن دے تیہے سپارے کین
تس وچہ بہت نصیحتان سون کر کرو یقین

باوا صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ قرآن شریف کے تیس حرف
ہیں اور پرمیشر نے اس کے تیس ہی سپارے کئے
ہین میری قوم اس مین بڑھ بڑی ہدائتین اور نصیحتین
بھری ہوئی ہین تم اس پر عمل کرو۔ پھر جنم ساکھی کے
صفحہ ۱۴۸ پر لکھا ہے۔ کہ توریت۔ زبور۔ انجیل تمہے
پڑھ سن ڈٹھے وید۔ رہا قرآن شریف کل جگ مین
پردار۔ یعنے مین نے توریت۔ زبور۔ انجیل کو بھی
پڑھا اور ویدون کو بھی مین نے پڑھا لیکن ان سے
مجھ کو کچھ سچائی حاصل نہ ہوئی ایک قرآن شریف ہی
ایسی کتاب ہے جو کہ سب سے افضل و اعلےٰ ہے پھر
صفحہ ۱۴۸ پر فرماتے ہین۔ رہی کتاب ایمان دی سچ
کتاب قرآن یعنے توریت وغیرہ کتابین سب لوگون
نے بھل ٹالی ہین لیکن ایک قرآن ہی ہے۔ جو کہ
بدی سے روکنے اور خدا سے ملانے والی ہے۔
ناظرین! اب جائے غور ہے کہ باوا صاحب تو پکار پکار کر
کہہ رہے ہین کہ منزل مقصود پر پہنچانے والی یہی قرآن
شریف ہی کتاب ہے یہی کتاب ہے جو کہ اللہ سے محبت
کرانیوالی ہے لیکن ان صاحبون نے اس پیارے بزرگ
کے حکم پر غور و فکر نہ کیا

پھر ناظرین ملاحظہ فرماوین۔ جنم ساکھی صفحہ ۲۰۳
"کن وچہ انگلیلاں پا کے بابے بانگ دتی۔"
یعنے باوا صاحب نے کانون مین شہادت کی انگلی ڈال کر
بانگ دی۔ پھر جنم ساکھی صفحہ ۱۷۲ پر باوا صاحب فرماتے
ہین "سُتے پئے نا بھاگ اوسنی نہ بانگ الا جو جاگے
سو سنئے سائیں سندے سوئے۔" وہ لوگ بدنصیب ہین
جو نماز کے وقت سوتے ہین جو جاگیگا وہی اللہ تعالیٰ
کی پیاری آواز کو سُنے گا۔ جنم ساکھی صفحہ ۱۴۷۔

"دوجی دنیا کفر ہے جو اندر رکھے چھپائے
سچا اسلام خدائیدا کو کن بانگ الٰہی

باوا صاحب فرماتے ہین کہ دنیا اندھی اندر کفر کی طرف
لے جاتی ہے۔ بیشک اللہ کے نزدیک اسلام ہی
سچا مذہب ہے۔ کیون کہ پرمیشر کی بڑائی کی تعلیم اسی
دین مین پائی جاتی ہے۔ ناظرین! اب دیکھا۔ کہ
باوا صاحب کے حکم کی سکھ قوم نے ذرا پروا نہین کی
ان صاحبون نے باوا صاحب کے آب زر کے ساتھ
لکھنے والے بچنون کی کچھ قدر کی۔ اور اس پر ذرا بھی
غور و فکر نہ کی۔ آج اس قوم کو چاہیئے تھا کہ ان اصولون
پر کاربند ہو کر باوا صاحب کو خوش کرتے اور ان کے
حکم کو بجا لاتے۔

اس جگہ بعض سکھ جن کو کچھ جواب نہ بن پڑے تو
کہہ دیا کرتے ہین کہ یہ تو جنم ساکھی معتبر ہی نہین اچھا
ہم کہتے ہین چولہ صاحب جو کہ اب ڈیرہ بابا نانک مین
موجود ہے اور جس پر کہ ساری سکھ قوم ہزارہا روپیہ

پانیون کی طرح بہا کر اور کئی تکلیفیں اوٹھا کر بیوی بچوں کو اکیلے چھوڑ کر اور گھر بار کی کچھ بھی پروا نہ کر کے اس درشن (دیدار) کے لئے جاتے ہین اور وہان جاکر متھا ٹیکتے ہین۔ کیا وہ بھی معتبر نہین اب ہم آپ کو اسی چولہ سے پڑھ کر سناتے ہین۔ کہ اس مین بابا صاحب نے آپ سکھ صاحبان کو کیا نصیحت فرمائی ہے۔ اس مین لکھا ہے۔ کہ ان الدین عند اللہ السلام ولو کرہ الکافرون پرمیشر کے نزدیک کون مذہب سچا ہے (ترجمہ) ایک اسلام ہی مذہب ہے جو کہ اللہ کی طرف سے ہے۔ .... یہ چولہ صاحب اب تک ڈیرہ بابا نانک مین موجود ہے۔ اور جہان سکھ لوگ سال کے سال درشن کے لئے جاتے ہین کہ اسلام ہی سچا اور پرمیشر کی طرف سے ہے خواہ لوگ برا ہی منا دین۔ پھر دائیں بازو پر عربی مین لکھا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کوئی پوجا کے لائق نہین مگر اللہ ہی اور محمدؐ اس کا رسول ہے پھر اس کے آگے قرآن شریف کی پہلی سورۃ فاتحہ لکھی ہے الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔

ترجمہ۔ سب تعریفین اللہ ہی کے لئے ہین جو کہ تمام جہان کا پالنے والا ہے۔ اے بن مانگے دینے والے اور مانگنے پر دینے والے۔ اے مالک دن قیامت کے ہم تیری ہی پوجا کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہین۔ ہم کو سیدھی راہ دکھا اور بدکاردن کی راہ سے روک۔ آمین۔

ناظرین! دیکھا وہ اپنے چولہ آپ لوگون کو کیا وصیت کر گئے ہین افسوس! کہ یہ لوگ ہزارہا روپیہ خرچ کر کے وہان جاتے تو ہین لیکن دیکھتے نہین کہ اس مین لکھا کیا ہے وہان جاکر خالی متھا ٹیک آتے ہین اور بس ان کو چاہیئے تھا کہ اوس کو دیکھتے اور اس پر عمل کرتے۔ خالی متھا ٹیکنے سے بھلا کیا بنتا ہے۔ کچھ نہین۔ پیارے سکھ بھائیو! بابا صاحب کی نصیحت پر عمل کرو۔ اور بابا صاحب کو خوش کرو۔ کیون کہ یہی وقت خوش کرنے کا ہے۔

عبدالرب قادیان

(*)

اسلامی یونیورسٹی

ہم مسلمان ہندوستان کے لئے ۱۹۱۱ء یا (۱۳۲۹ھ) کیسا مبارک سال ہے جس مین مرحوم سرسید احمد خان بہادر کے پرانے خواب (اسلامی یونیورسٹی) کی تعبیر کا آغاز ہوگیا۔ کون خیال کرتا تھا کہ مسلمان اس قدر دلی جوش کے ساتھ ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے اتنی جلدی آمادہ اور مستعد ہو جائین گے۔ مگر خداوند تعالیٰ جب کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو اس کے سامان ہی جدا نظر آتے ہین۔ اسلامی یونیورسٹی کی ایسی عام تحریک جو اس وقت ہندوستان کی اسلامی آبادی مین پائی جاتی ہے ہمین بتاتی ہے کہ اس کا تعلق ارادۂ الٰہی کے ساتھ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔

ہمین اس نعمت عظمیٰ کے حاصل کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے اور دنیا کو دکھا دینا چاہیئے۔ کہ جس قوم پر سستی۔ کاہلی۔ جہالت کے اعتراضون کا انبار ہے وہ خدا کے فضل سے اب چست۔ چالاک اور علم دوست قوم بن رہی ہے خداوند تعالےٰ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو سب سے پہلے عام طور پر اس کے اسباب اس دنیا مین پیدا کرتا ہے (اذا اراد اللہ شیئاً ھیأ اسبابہ) یعنے جب خدا کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ ٹھیک اسی سنت الٰہی کے مطابق اس وقت بھی ایسا ہی ہو رہا ہے ایک طرف تو حضور ملک معظم قیصر ہند کے جشن تاج پوشی کا غلغلہ بلند ہوا اور دوسری طرف ہماری قوم کے پرفیس ہزہائینس سر آغا خان بالقابہ نے اسلامی یونیورسٹی کی تکمیل کا ارادہ کر کے کم سے کم بیس لاکھ روپے کے فراہم کرنے کے لئے تمام ہندوستان مین بذات خود سفر کرنا شروع کر دیا جس سے تمام مسلمانان ہندوستان کے دلون مین وہ روح چمک اٹھی جس کے دیکھنے کا شوق ہر ایک قوم کے بہی خواہ کے دل مین تھا اور جس کے دیکھنے کی آرزو مرحوم سرسید افسوس ہے۔ کہ اپنے ساتھ لے گئے۔ میرے عزیز و بزرگو! اب صرف کام کا وقت ہے اٹھو اور اس لبادہ الٰہی کو پورا کر کے دنیا کو دکھا دو کہ تم مین وہی روح اب تک باقی ہے جو تمہارے اسلاف مین تمہارے مقدس دین اسلام نے ودیعت کی تھی اور ان قومون کو جو آج دنیا مین زندگی کا دعویٰ کرتی ہین اپنے طریق عمل سے یہ سمجھا دو کہ حجازی رسول (ارواحنا فداہ) کی پاک اور روحانی تعلیم جو ہر ایک مسلمان کے دل مین ہے کس طرح تمکن سے مشکل کامون کو آسان کر دیتی ہے۔

میرے بھائیو! میری آخر عمر کی صرف ایک بڑی تمنا یہ ہے۔ کہ اب تم مین سے ہر ایک شخص اپنا فرض سمجھ کر کہ اسلامی یونیورسٹی کو اسے تکمیل کرنا ہے اپنی پوری کوشش چندہ کی فراہمی مین صرف کرے۔ اور تاج پوشی کے مبارک جشن سے پہلے کم سے کم بیس لاکھ روپیہ فراہم کر کے اپنی قومی زندگی کا عملی ثبوت دیدے۔

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

خاکسار مشتاق حسین آنریری سکرٹری تکمیل محمڈن یونیورسٹی کمیٹی علی گڈھ۔ ۱۱۔ فروری ۱۹۱۱ء

(*)

تکمیل تجویز محمڈن یونیورسٹی

چون کہ اس وقت ایک عام تحریک ایک اسلامی یونیورسٹی کے ہندوستان مین قائم کرنے کے لئے ہو رہی ہے اور بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ اس چندہ مین ہمین بھی شامل ہونا چاہیئے یا نہین اس لئے ان سب احباب کی اطلاع کے لئے جو اس سلسلہ مین شامل ہین یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگرچہ ہمارے اپنے سلسلہ کے ضروریات بہت ہین اور ہماری قوم پر بہت بوجھ

چندون کا ہے تاہم چون کہ یونیورسٹی کی تحریک ایک مفید اور نیک تحریک ہے اس لئے ہم یہ ضروری سمجھتے ہین کہ ہمارے احباب بھی اس مین شامل ہون اور قلمی ۔ قدمی ۔ رسخنی ۔ درمی مدد دین نور الدین

خالصہ سیوک کا سارٹیفکیٹ جھنگ سیال کو

جھنگ سیال کی دورخی چال اخبار بین اصحاب سے مخفی نہین ایک طرف تو جھنگ سیال سکھ صاحبان کو پانی پی پی کر کوسا رہتا ہے اور دوسری طرف سکھون کا خیر خواہ ہونے کا دم بھرتا ہے ۔ خالصہ سیوک جھنگ سیال کی اس "دورنگی" کو نماڑ گیا ہے ۔ چنانچہ خالصہ سیوک اپنے ۱۸ پھاگن کے پرچہ مین جھنگ سیال کو بدین الفاظ مخاطب کرتا ہے ۔

یہ ایک صریحاً دھوکے کی ٹٹی ہے جو آجکل آپ جیسے چلتے پرزون نے بھولے بھالے سکھون کو اپنے دام تزویر مین پھنسانے کے لئے تیار رکھی ہے ۔ مگر یاد رکھو کہ اب سکھ آپ کے چالون مین آنے سے رہے اگر تم لوگ واقعی سکھ یا سکھون کے خیر خواہ ہو ۔ تو اس کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے ۔ یہی کہ آپ ہر ایک پرچہ مین سکھون کو پانی پی پی کر کوستے رہتے ہو اور پھر اس پر یہ دعوے کیا جاتا ہے ۔ کہ سکھ ہمارے اور ہم ان کے اور پھر سکھون کے برخلاف دل کھول کر لکھنا "نائے ماسی نائے چونڈیان"

سکھ اور آریہ سماج

ہم کئی دفعہ آریہ مہاشون کو یہ دوستانہ مشورہ دے چکے ہین کہ آپ بجائے دوسرے مذاہب کے کھنڈن منڈن کے پہلے اپنی اصلاح کرین مگر آریہ دوست ہین ۔ کہ اپنی آنکھ کا شہتیر نہ دیکھتے ہوئے دوسرون کے تنکے پر برابر انگشت نمائی کئے جارہے ہین چنانچہ اس امر مین خالصہ سبوک بھی ہمارا ہم خیال ہے ۔ جو آریہ دوستون کی مہربانیون کو اپنے ۱۸ پھاگن کے پرچہ مین بدین الفاظ ظاہر کرتا ہے ۔

"کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ آریہ سماج کے لیڈنگ ممبرون نے بھی تعصب کی پٹی کو اس قدر کس کر اپنی آنکھون پر باندھ رکھا ہے ۔ کہ چپ ہی بھلی اور سکھون کے ایسے جدی دشمن بنے ہوئے ہین ۔ جو رات دن اسی فکر مین رہتے ہین کہ سکھون کا نام ونشان صفحہ ہستی سے مٹا دیا جاوے ایسے مہربانون کے ساتھ سکھون کو واسطہ پڑا ہے اور سکھون کے لئے یہ وقت ایسا کٹھن ہے کہ انھین پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے ورنہ ان کے لئے سخت مشکلات کا سامنا ہے ۔"

ہم نہایت ادب سے آریہ سماج کے ذمہ دار اصحاب کی خدمت مین یہ عرض کرتے ہین کہ وہ براہ نوازش اگر اور کسی خیال سے نہین ۔ تو کم از کم ہوا کے رخ کو ہی دیکھ کر اپنے کھنڈن منڈن کی باگ کو ذرا ڈھیلا کر دین ۔ کیا ہم آریہ دوستون سے یہ امید رکھ سکتے ہین ؟

KHILAFAT LIBRARY

اب بہت سے معمے حل ہو جائین گے

اسی اخبار کی دوسری جگہ "جو اندر" کی روایت سے لکھا گیا ہے ۔ کہ رشی دیانند کا دوبارہ ظہور ہوا ہے اگر یہ واقعی سچ ہے تو امید کہ اب بہت سے عقدے حل ہو جاوین گے ۔ اگر ہم زندہ رہے اور ہمین سوامی جی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ۔ تو ہم سب سے پہلے سوامی جی کی خدمت مین یہ عرض کرین گے ۔ کہ گئو شالہ مین اب کس قدر ارواح ہین اور کس قدر روزانہ بھرتی ہوتی ہیں اور کس قدر خارج ہوتی ہین آپ کے ساتھ وہان کیا گذری آپ تو رشی اور مہارشی تھے اتنی جلدی آپکے نام پھر دوبارہ اس دنیا مین آنے کا کیسے سمن جاری ہوا ہم کیسے باور کرین ۔ کہ آپ وہی سوامی دیانند ہین وہ تو بقول آریہ دوستون کے چار وید دن کے پورن عالم تھے ۔ آپ کو پھر دوبارہ یہ ویدون کے پڑھنے کی کیا ضرورت پیش آئی ۔ اگر آپ کو بھول گئے ہیں تو یہ آپ کو کیسے یاد رہا کہ آپ وہی سوامی دیانند ہین ۔ بہرحال سوامی جی کے حضور بہت سی باتین عرض کرنے کی ہین جن کا مزا دو بدو ہی آئیگا ۔

رجسٹرار صاحب تحصیل پھالیہ توجہ فرماوین

چند روز کا عرصہ ہوا ۔ کہ یہ چونکا دینے والی شکایت رجسٹرار صاحب تحصیل پھالیہ کی ہمارے کانون تک پہنچی کہ ایک آدمی ڈیڑھ سو دو سو میل کا سفر کر کے ایک مذہبی رجسٹری (ہبہ) کرانے کے لئے رجسٹرار صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے ساتھ دو معتبر گواہ بھی لیتا گیا ۔ مگر رجسٹرار صاحب ایک یا دوسری وجہ سے مذہبی اختلاف رکھتے ہوئے اس آدمی کو جواب دیا کہ "ہم کوئی مذہبی رجسٹری وغیرہ نہین کرے گا" ۔ اس بے چارے نے بہت زور لگایا کہ اگر یہ گواہ معتبر نہین ہین یا قانونی نکتہ خیال سے آپ کو کوئی اعتراض ہے ۔ تو آپ براہ نوازش ارشاد فرماوین ۔ مگر رجسٹرار صاحب نے ان باتون کی کچھ پرواہ نہ کی جس کا یہ نتیجہ ہوا ۔ کہ اس رجسٹری کرانے والے کو (جو اس وقت ایک ذمہ وار ماڈی کا قائم مقام تھا) واپس گجرات لوٹنا پڑا ۔ اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے نوٹس مین یہ بات لانی پڑی اس کے بعد جب وہ واپس پھالیہ گیا ۔ تو رجسٹرار صاحب نے اس مسافر کو اتنی تکلیف دینے کے بعد رجسٹری کی ۔ ہم حیران ہین کہ اس ناحق کی تکلیف دہی سے رجسٹرار صاحب کو کیا حاصل ہوا ۔ ہمین امید ہے کہ آئندہ کے لئے جناب رجسٹرار صاحب اپنے فرض منصبی کو سمجھتے ہوئے پبلک کے آرام اور آسائش کے اعلیٰ فرض کو ہاتھ سے نہین جانے دینگے ورنہ ہم اس امر کو حکام بالا کے نوٹس مین لانے کے لئے مجبور ہونگے

جن دوستون کے پاس نور کا نمونہ پہنچے وہ منظوری یا نامنظوری سے جلد اطلاع دیں ورنہ تیسرا پرچہ وی پی ہوگا ۔

آریہ بھائیون سے چند سوال

ویدکس زبان مین نازل ہوئے۔ اگر آسمانی ہین تو سنسکرت یا فرانسیسی یا جرمنی یا انگریزی یا ہندی وغیرہ وغیرہ ویدسے ثابت کر دکھاؤ (۲) ویدکس پر نازل ہوئے۔ ویدسے ہی بتاؤ۔ (۳) ویدنے تمہارے مذہب کا کیا نام بتایا ہے اور تم کو کس مذہب کی طرف بلایا ہے ویدسے بتاؤ۔ (۴) ویدنے اپنے تابعدارون کو توحید کا کوئی ایسا کلمہ بتایا ہے جس کے یہ معنے ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین۔ جو ہر کس و ناکس کی زبان پر بسہولت جاری ہو اور ہر ایک کو اس اصول کے یاد رکھنے مین دقت نہ ہو اور اس اصول پر اپنے مذہب برحق کو یقین کرین ویدسے بتاؤ۔ (۵) آواگون کو ویدسے صاف طور پر ثابت کر دکھاؤ۔ جسمین دوسرا احتمال نہ رہے اور جس مضمون سے یہ ثابت ہو۔ کہ آواگون ضروری اور قابل تسلیم ہے ویدکی عبارت پیش کرو (۶) گوشت خوری اور گائے کشی کا حرام اور ممنوع ہونا ویدسے ثابت کر دکھاؤ۔ اور صاف لفظون مین ویدسے حرمت پیش کرو۔ (۷) ویدمین اگر ایسے کلمات موجود ہون کہ یہ کتاب خدا کی طرف سے ہے اور اس نے بندون کی ہدایت کیواسطے نازل فرمائی ہے تو پیش کرو۔ (۸) مادہ اور روح قدیم ہین خدا کے محتاج نہین بذات خود موجود ہین یہ مضمون ویدسے بتاؤ (۹) دنیا مین مذہبی کتاب ایسی کونسی ہے۔ جو اپنے فرمانبردارون اور دشمنون کے ملک مین برابر بکثرت شائع ہو رہی ہین اور مخالفین بھی بذریعہ تجارت اس کی اشاعت مین شب و روز کوشان ہون واقعات پر نظر کر کے انصاف سے بتاؤ (۱۰) دنیا مین مذہبی کتاب ایسی کونسی ہے کہ اگر کسی شہر یا علاقہ سے بالکل تلف کر دی جاوے یا کوئی حاکم مخالف اپنے ملک سے اس کو تلف کا قانون جاری کر دے۔ پھر وہ کتاب بجنسہٖ بعینہٖ اونہی کلمات اونہی الفاظ سے جمع ہو کر اپنے جان نثارون کو مشرف کرے غور کر کے انصاف سے بتاؤ (۱۱) دنیا مین ایسی کون سی کتاب ہے جو اپنی اصلی لغت مین محفوظ ہو جو اوس کتاب سے اس کا لغت معلوم ہوا ہو اور دنیا مین اس کی حفاظت ایسی ہوئی ہو کہ کتاب کے نہ ہونے سے بھی کسی قسم کا حرج واقع نہ ہو اور جو احکام اس کے ذریعہ سے جاری ہون اون کا بدستور سلسلہ جاری رہے جس کو اس کا کلام اور ایزدی قانون یقین کیا جاوے۔ کیونکہ ایسی حفاظت سوائے کلام ربانی کے اور کلام کی غیر ممکن ہے جبکہ کوئی حاکم بظاہر اس کتاب کے یاد رکھنے پر مجبور نہیں کرتا اور اس کے الفاظ بلا کم و کاست بڑی سعی و کوشش اور شوق سے یاد رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے تو معلوم ہوا کہ اس کا باعث محض اللہ تعالےٰ کا حکم و منشا ہے جو طبائع مین اثر ڈالتا ہے ورنہ دوسری کتابون کی بھی یہی کیفیت ہوتی۔ غور کر کے بعد تحقیق تمام انصاف سے بتاؤ (روطن)

KHILAFAT LIBRARY

(*)

مبارک مولود مسعود

ہم نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اکرام اور انعامات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام برادران ملت کو یہ خوش خبری سناتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مرزا شریف احمد صاحب سلمہ الاحد کے ہان فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ ناظرین دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس بالک کو منعم علیہم کے گروہ سے بنا دے اور یہ بالک تمام نعمتون اور کمالات سے بہرپور ہو کر دینی آسمان کا چاند بنے۔ آمین۔

دوستو! اگر اور کسی خیال سے نہین تو کم از کم اس خوش خبری کی خوشی مین ہی نور کا ایک ایک خریدار پیدا کر دو۔ کیا نور امید رکھے

؟

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مہاشہ دھرم پال نے فروری کے اندر مین لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج مین بعض ایسے تعلیم یافتہ اصحاب بھی ہین جو نیوگ سے انکاری ہین اور وہ اس پر عمل کرنا تو ایک طرف رہا ماننے کے لئے بھی تیار نہین وہ ویدون کے اون منتروں کو جو نیوگ کے بارے مین دئے گئے ہین بدھوا یواہ یا پتر یواہ پر لگا دیتے ہین۔ مہاشہ جی کا یہ بیان پڑھ کر از حد خوشی ہوئی اور بے ساختہ ہماری منہ سے یہ کلمات نکلے کہ الحمد للہ! کہ آریون مین بھی بعض ایسے سمجھدار انسان موجود ہین۔ جو "نیوگ" کو اسی نگاہ سے دیکھتے ہین جس نگاہ سے ایک مسلمان یا عیسائی وغیرہ دیکھتا ہے۔ مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ مہاشہ دھرم پال کے اس نوٹ سے جھنجھلا کر مسافر آگرہ دھرم پال کو آڑے ہاتھون لے رہا ہے کہ اس مسئلہ کی نسبت دھرم پال کے بھی وہی خیالات ہین۔ جو مسلمانون کے ہین اور کوئی آریہ اس مسئلہ سے ہرگز ہرگز انکار نہین کر سکتا"۔ بھلا جب تک آریہ سماج مین آگرہ مسافر جیسے آریہ مہاتما موجود ہین۔ ہم کس طرح یہ امید رکھ سکتے ہین کہ آریہ دوست نیوگ کے فعل کو اصلی صورت مین دیکھ سکین گے اچھا باوا آپ کا یہ جان سے پیارا مسئلہ آپ کو مبارک رہے اور آپ اس سے مستفیض ہو کر بڑھتے اور پھلتے پھولتے نظر آوین۔

(*)

تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

جو انسان خود ادھر ادھر بھٹک رہا ہے بھلا وہ دوسرے کے نفس کی کب اصلاح کر سکتا ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ۔ آجکل آریہ مہاشے عموماً اپنے اخبارات مین تو اویلا

مچا رہے ہین۔ کہ مسلمان ہمارے بزرگون کو گوشت خور ظاہر کرتے ہیں اور پھر بعض مہاشہ تو ایسے آپے سے باہر ہوئے جا رہے ہین کہ چپ ہی چلی۔ چنانچہ مہاشہ جھنگ سیال مسلمانون کو چیلنج دے رہے ہے کہ کوئی مسلمان مہاشہ جی سے گوشت خوری کے متعلق مباحثہ کرے۔ مگر مہاشہ جی کو چاہیئے تھا کہ وہ بجائے مسلمانون کے منہ آنے کے پہلے "اندر" کے نامہ نگار منشی رام ہیڈ ماسٹر کا منہ بند کرتا۔ جو دھڑلے سے گوشت خوری کی تائید مین مضامین لکھ رہے ہین۔ اور ہندون کی مستند پستکون سے اس بات کو ثابت کر رہے ہین۔ کہ ویدون کے زمانہ مین گوشت ایک لذیذ اور پوتر کھانا سمجھا جاتا تھا۔ جس کو بڑے بڑے دیوتا اور رشی منی بڑی چاہت سے کھایا کرتے تھے۔ اور گوشت کی مقبولیت کا یہ عالم تھا۔ کہ ویدون کے ملہم۔ رشی۔ اگنی۔ وایو۔ ادت۔ انگرا وغیرہ نے یگون مین بعض خاص خاص جانورون کی قربانی کرتے تھے۔ اور اس قربانی کے گوشت کو تبرک ..... سمجھے تھے۔ آریہ دوستون کے لئے واجب ہے۔ کہ پہلے یہ شلوک منوسمرتی یا دیگر گرنتھون سے نکال دین۔ اور اس کے بعد دوسرون کے منہ آئین

القـــــرض

ایوب احمدؐ۔ بدو مہلوی ضلع سیال کوٹ
ریلوے نگ سگنلر از محمود کوٹ

KHILAFAT LIBRARY

کس کس نے اپنا فرض ادا کیا

اس نصف ماہ مین جن ذیل احباب کرام نے نور کی توسیع اشاعت مین مربیانہ کوشش فرما کر اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کی۔ شیخ الہ بخش صاحبؐ نومسلم ۱۔ نواب خان صاحب ۶۔ جناب خان صاحب نور محمدؐ خان صاحب ۲۔ جناب میان غلام رسول صاحبؐ تمیم ۱۔ جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ۱۔ گویا اس حساب ۲۰ + ۹ = ۲۹۔ احباب نے اپنے فرض کو ادا کیا۔ اور ابھی ۸۰۰ - ۲۹ = ۷۸۱ دوستون پر اللہ تعالیٰ ان دوستون کو جزائے خیر دے

یہ فرض یون کا دون ہی ہے اور ہمین قوی امید ہے۔ کہ باقی کے دوست بھی انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد اس فرض کو ادا کر کے نور کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت دین گے۔ ایک یا دو خریدارون کو پیدا کرنا کچھ مشکل نہین صرف توجہ درکار ہے۔ جس قدر نور کی کرنین پڑھین گی۔ اسی قدر ہی نور زیادہ چمکیگا۔ اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ اگر احباب و اکرام نے نور کی توسیع اشاعت مین حصہ لے کر نور کے ساتھ عملی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ تو ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ یکم مئی سے نور کو بجائے ۱۲ صفحے کے ۱۶ صفحہ کا کر دین گے کیا ہمارے دوست اب بھی ہمارے ساتھ عملی محبت کا ثبوت نہین دین گے؟ چوہدری نواب خان صاحب شیخ محمد صدیق صاحب خصوصیت سے شکریہ کے مستحق ہین۔

خدایا مجھے امتحان مین نہ ڈال

نور کے اجرا کے روز سے ہی مجھے یہ فکر رہی ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ نور عین وقت پر خریدارون کے ہاتھون مین پہونچ جایا کرے۔ اور صرف اسی بات کو مد نظر رکھ کر کم از کم دس روز پہلے نور کی کاپیان مطبع مین بھیجی جاتی ہین۔ مگر مطبع والے بھی اس بات کو خوب جانتے ہین۔ کہ نئے پریس ایکٹ کی وجہ سے یہ دوسرے مطبع مین تو دقت سے ہی اخبار چھپوا سکتے ہین۔ اس لئے ہمین کیا ضرورت پڑی ہے کہ ہم مطبع مین کاپیان پہنچتے ہی پتھرون پر جمادین اور ہم بھی یہ فقرہ کہہ کر دل کو ڈھارس دے لیتے ہین کہ اچھا باوا بھسی کو پھٹکن کیا۔ جن دوستون کو ہماری ان مشکلات کا علم نہین ہے وہ ایک یا دو روز اخبار کے لیٹ ہو جانے سے نیاز مند ایڈیٹر کو شکایتون کی بھرمار سے چکرا دیتے ہین مگر کیا ہی اچھا ہو۔ کہ یہ دوست بجائے شکایتی خطوط لکھنے کے نور کی توسیع اشاعت مین حصہ لیکر نور کو ان مشکلات سے نکالنے کی کوشش فرمادین اور درد دل سے دعا کرین کہ مولیٰ کریم نور کو اس امتحان سے نکالے

نور کے ساتھ عملی محبت

ہم کئی دفعہ نور کے ناظرین کی خدمت مین یہ عرض کر چکے ہین کہ نور کو ہفتہ وار کرنا توسیع اشاعت پر منحصر ہے اور توسیع کا دارومدار نور کے ناظرین پر ہے۔ ہر ایک خریدار کے لئے ایک دو خریدار نئے پیدا کرنا کچھ مشکل نہین۔ صرف ستی ہے ہندون اخبارون کی اشاعت جو ہزارون تک پہونچی ہوئی ہے اسمین یہی راز ہے کہ ہر ایک ہندو خریدار کم از کم دو تین نئے خریدار اپنی اخبار کے لئے ضرور دیدیتا ہے۔ شکر ہے کہ مسلمانون مین بھی یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ گو یہ ایک نہایت محدود دائرہ تک ہے۔ مگر جو آج محدود ہے ہو سکتا ہے کہ بفضل خدا کچھ مدت پاکر وہی وسیع بن جاوے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ جناب چوہدری نواب خان صاحب نقشہ نویس یکمشت نور کے لئے چھ خریدار دیتے ہین اور آئندہ کے لئے اور دینے کا وعدہ فرماتے ہین اگر باقی کے خریدار بھی اپنے دل مین یہ فیصلہ کر لین کہ نور کے لئے اگر زیادہ نہین تو کم از کم ایک دو خریدار تو ضرور پیدا کرنے ہین تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ مین ہی طے ہو سکتا ہے۔

ریویو

فتح الیزدان۔ یہ مفید رسالہ منشی حسین بخش صاحب اپیلنویس ٹہالہ کی تصنیف ہے اسمین پنڈت رام دہریہ کے بارہ سوالات کے منہ توڑ جوابات دئے گئے ہین پنڈت مذکور نے اپنے ہر ایک سوال مین چند خود تراشیدہ دلائل یا ہیر پھیر سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ نعوذ باللہ اس خلق کا کوئی خالق نہین مگر جناب منشی صاحب کے جوابات مین الہی تجلی اور شوکت نمایان ہے جس کو پڑھ کر ایک لامذہب آدمی بھی یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ یہ رسالہ تائید غیبی سے لکھا گیا ہے ۱۸×۲۲ کے ۶۸ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ۔ قیمت ۶ر

تدبیر۔ جہلا کو چھوڑ کر بدقسمتی سے مہذب طبقہ مین بھی یہ وہم اپنا کام کر رہا ہے کہ تقدیر پر توکل رہو تدبیر کی ضرورت نہیں

یہ رسالہ قطبی مختصر اور نفیس ہے۔ قیمت ۵ر ہے۔ ۱۸×۲۲ کے ۶۸ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت ۵ر ہے۔ ۱۸×۲۲ کے ۶۸ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت ۵ر ہے۔

مفت! مفت!! مفت!!!
سوانح عمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے ایسے ہندو کار کے زمانہ مین جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بیدینی کی گھٹاٹوپ بادل چھائی ہوئے تھے ہندؤن کے گھر مین جنم لیکر ان کے عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا نعرہ بلند کیا یہ کتاب قطعی محققانہ اور مؤرخانہ پیرائے مین لکھی گئی ہے۔ قیمت صرف ۸ر۔ ایک درجن کے خریدار سے صرف للعہ یعنی فی کاپی ۷ر۔ اور جو صاحب نور کے دو خریدار کرین ان کو یہ کتاب مفت دیجاویگی۔

ملنے کا پتہ۔ مینجر نور۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہان ہر قسم کے عطریات گلاب۔ کیوڑہ۔ موتیا۔ چنبیلی حنا عربانڈی گل وغیرہ فی تولہ ۸ر سے لیکر صہ روپے تک اور تیل بالون کا۔ چنبیلی۔ حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر صہ روپے تک اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر ۴ر سے لیکر للعہ روپے تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیان۔ گلقند قوام۔ تمباکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ازروئے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرماوین معہ نام پورا پتہ خوش خط نام کارخانہ ارسال فرماوین اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کیواسطے کچھ ضرور نقد آنا چاہیئے۔ المشتہر۔ کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ و سعداللہ احمدی سے ملسکتا ہے

سونمگلا

ایک مذہبی دلچسپ پرلطف ناول جسمین رد تناسخ۔ ۔ تناسخ کی لغویت۔ تناسخ کی خوفناک برائیان۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک تناسخ کو نہایت اعلےٰ کمال اور دلسوز پیرایہ مین لکھا گیا ہے قیمت صرف ۲ر

ملنے کا پتہ اخبار نور۔ قادیان

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی نبائی ہوئی بدہضمی و بدہضمی کے دست کی دوا

کھانا تحلیل کرنیوالے قویٰ کے کم و بیش ہونے سے بدہضمی کی بیماری ہوتی ہے جسکی یہ علامتین ہوا کرتی ہین۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ کا بھاری معلوم ہونا۔ پیٹ مین رباح ہونا۔ جی متلانا۔ کھٹی ڈکارین آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ مین پانی اُتر آنا۔ پیٹ مین میٹھے میٹھے درد ہونا۔ سفرہ بھڑکنا۔ سستی وغیرہ کا ہونا۔ جب تک کھانا ہضم کی تھیلی مین رہتا ہے۔ یہی حالت ہوتی ہے جب یہ غیر ہضم انتڑیون مین اُتر جاتا ہے۔ تب پیٹ مین گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ پیٹ چڑھ جاتا ہے اور دست کی حاجت ہوتی ہے۔ دست پتلا سا پانی ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کھانے کے بعد ہی دست ہو جاتا ہے دست ہونے جسم کمزور ہو جاتا ہے یہ سب حالتین کبھی زیادہ ہوتی رہتی ہین اور مہینون تک چلتی ہین۔ مریض کا جسم دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے آخر کو لاعلاج ہو جاتا ہے۔ جسم کی معمولی قوت کم ہو جانا اس مرض کا سبب ہے۔ مندرجہ ذیل حالتون مین ایسا ہی ہوتا ہے۔

ضعیفی کے عالم۔ خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا کم کھانا۔ (جیسا کہ روزہ) فاقہ وغیرہ کرتے ہین۔ منی کے بے فائدہ ضائع ہونے سے نقاہت زیادہ محنت۔ فکر و تردد یا غم واندوہ اور ان خرابیون کی حالت جو بچہ جننے کیوقت ہوتی ہین ان باتون کو غور کرکے ڈاکٹر برمن نے بدہضمی کی دوا بنائی ہے۔ کھانا ہضم کرنے اور بدہضمی کی خوابی کو دور کرتی ہے یہ بہت اثر پذیر ہے۔ یہ دوا چھوٹی چھوٹی ٹکیا سی بنائی گئی ہے۔ پندرہ روز کے استعمال کے لایق ۳۰ ٹکیا ایک شیشی کی قیمت ۴ر محصول ڈاک ۵ر

المشتہر۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ دست سلاجیت

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا مین بہت لوگون نے فائدہ اٹھایا ہے یہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے۔ یہ اصلی ممیرا جس کو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق کی اس مین ڈالا جاتا ہے۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہین کیون کہ کئی افراد کا امام جو حیثیت اور تجربہ نے بھی طبی امام کہلانے کا حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سُرمہ۔ دھند۔ جالا۔ پھولا اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول عا فی تولہ۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہ اصلی ممیرا فی تولہ ۱۰ر قسم دوم سے

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے)

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح دافع بواسیر اور جذام اور استسقا و رزدی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت دکھتا و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و مسلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے ساتھ استعمال کرو۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر

لنگیان اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیان۔ مشہدی۔ پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ سفید ماشی۔ ریشمی۔ سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی پشاوری ٹوپیان اور زری پشاوری جوتیان ہر قسم کی اور ہر قیمت کی ملسکتی ہین۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور